یعنی ت ک رفع ی ین کی احادیث اور آثار

اس مختصر رسالہ میں ت ک رفع ی ین کی احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور ا کا. ت بعین کے آثار و اقوال مع حوالہ کتب جمع کئے گئے ہیں۔ ناظرین اس کے مطالعہ سے معلوم کر ت ہیں کہ حنفیہ کا مسلک کس قدر مضبوط اور ت کے موافق ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

Difa e Ahnaf Library

پیش لفظ

، !

اس زمانہ میں رفع یدین و ترک رفع یدین کا مسئلہ خوامخواہ حد سے تجاوز کر گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ احادیث سے دونوں طرح ثابت ہیں، اسی لئے امت کے فقہاء بھی اس مسئلہ میں مختلف الرائے ہیں۔

ایک جماعت کی طرف سے اس مسئلہ میں اس قدر غلو ہو گیا کہ بس سارا دین گویا رفع یدین ہی میں ہے، اور ترک رفع یدین کے قائل تارک سنت اور تارک احادیث ہیں۔ اسی لئے اکابر امت نے اس مسئلہ میں چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ راقم نے بھی بعض احباب کی درخواست پر ایک مختصر رسالہ ترتیب دیا تھا، جس میں صرف احادیث مع حوالہ لکھنے کا اہتمام کیا تھا، وہ رسالہ اس وقت حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب رحمہ اللہ کے رسائل کی ترتیب کے وقت یاد آگیا، تو اس پر نظرثانی کی اور اسے بھی اس رسالہ کے ساتھ شائع کر رہا ہوں۔ اس رسالہ کے متن میں بیس اور حاشیہ میں تیس احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس طرح یہ مختصر رسالہ پچاس احادیث کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالی اس حقیر کاوش کو قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

اللہ کرے غلو کرنے والے افراد میں سے کوئی اس رسالہ کو پڑھ کر اعتدال پر آجائے تو راقم کی محنت کامیاب سمجھی جائے گی۔ اللہ تعالی اس رسالہ کو نافع اور مفید اور مقصد میں کامیاب بنائے۔

مرغوب احمد لاجپوری

مؤرخہ: ۱؍ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

“ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ”

(۱)......

ا ۔

(۱۰۵۹: ئی ص ۱۲۰،)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ کی ز کی طرح ز نہ پڑھاؤں، پھر آپ نے ز پڑھائی اور دونوں ہاتھ نہیں اٹھائے، ایک بار۔

ا......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......

۔(ئی ص ۱۱۷ ج ۱، :۱۰۲۷)

(۲)......

۔(ابوداؤد ص ۱۰۹ ج ۱، :۷۴۸)

(۳)......

۔(ترمذی ص ۵۹ ج ۱، :۲۵۷)

(۴)......

۔(مسند احمد ص ۳۸۸، ۴۴۲ ج ۱، :۳۶۸۱)

(۵)......

۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۵ ج ۲، :۲۴۵۶)

(۶)......

۔

(ص ۸۷ ج ۲، :۲۵۳۱)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

. اءبن عازب رضی اللہ عنہ کی حد ۔ ث'' ''

(۲)......

ـلـ

(ابوداؤد ص ۱۰۹ ج ۱، :۷۴۹)

ترجمہ:......حضرت . اءبن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ . . زشروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے قری . ت اٹھاتے پھر (رفع ۔ ین) نہ فرماتے،

ان تمام روا ۔ ت کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ جیسی ز سکھلائی اور اس میں ا ۔ مرتبہ کے علاوہ رفع ۔ ین نہیں فرما ۔۔

لے......حضرت . اءبن عازب رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......

۔(ابوداؤد، :۷۵۲)

(۲)......

۔

(طحاوی ص ۱۵۴ ج ۱،

:۱۳۱۳)

(۳)......

۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۷۱ ج ۲، :۲۵۳۰/۲۵۳۱)

(۴)......

۔(مسند ابی یعلی ص ۲۴۸ ج ۳، :۱۶۹۱)

(۵)......

[Website: DifaAhleSunnat.com]

آپ ﷺ پہلی تکبیر کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے

(۳)......

ـ

(طحاوی ص۱۵۴ج۱،

:۱۳۱۶)

ـ(مسند ابی یعلی ص۲۴۹ج۳،   :۱۶۹۲)

(۶)......

ـ

(مسند ابی یعلی ص۲۴۸ج۳،   :۱۶۸۹)

(۷)......

ـ

(دار قطنی ص۲۹۵ج۱،

:۱۱۱۶)

(۸)......

ـ(حوالہ بالاص۲۹۵،   :۱۱۱۹)

(۹)......

ـ

(حوالہ بالاص۲۹۴،   :۱۱۱۴)

(۱۰)......

ـ(المدونۃ الکبری ص۶۹ج۱،   )

(۱۱)......

ـ

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۴ج۲،   :۲۴۵۵)

ان تمام روایت کا حاصل یہی ہے کہ حضرت . اء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی ز
فرمائی اوراس میں ای مرتبہ کے علاوہ رفع ی ین نہیں فرمای ـ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے تھے، پھر نہیں فرماتے۔

”حضرت علیؓ کی روایت“

(۴):......

(ـــ۱ ـ دارقطنی ص۱۰۶ج۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ ز کے شروع میں رفع یدین فرماتے، پھر نہیں فرماتے۔

”ابن عمرؓ کی روایت“

(۵)......

(ـــ۲ ص۴۰۴ج۱،

ص۲۰۱)

۱......ـ(حدیث اور اہل حدیث ص۳۹۷(۱۰))

۲......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس قسم کی روایت بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......

ـ(صحیح ابن عوانہ ص۹۰ج۲، :۱۶۱۶)

(۲)......

ـ(مسند حمیدی ص۲۷۷ج۲، :۶۲۶)

(۳)......

ـ

(المدونۃ الکبریٰ ص۶۹ج۱،)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ زشروع کرتے وقت رفع یدین فرماتے پھر نہیں فرماتے۔

حضرت عباد بن عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہم کی روایت ''

''

(۶)......

)۔

ص۴۰۴ ج۱، ص۲۰۱)

ترجمہ:......حضرت عباد بن زبیر سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ . . زشروع فرماتے تو شروع میں رفع یدین فرماتے پھر زسے فارغ ہونے رفع یدین نہیں فرماتے۔

سات جگہوں پ ہاتھ اٹھان ہے، انمیں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں

(۷)......

۔(طحاوی ص۲۴۶ ج۲،

:۳۷۴۰)

ترجمہ:......آپ ﷺ کا ارشاد ہے: سات جگہوں پ ہاتھ اٹھایا جائے گا: زکے شروع میں، بیت اللہ (پ ڑتے وقت) اور صفا و مروہ پ اور عرفات اور مزدلفہ میں (وقوف کے

ان تمام روایت کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی ز فرمائی اور اس میں ای مرتبہ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وقت)اور رمی جمار کے وقت۔

سجدہ سات ا ء پ ہے اور رفع یـ ین کی سات جگہیں

(۸)......

۔

(معجم طبرانی کبیر ص ۴۵۲ ج ۱۱، :۱۲۲۸۲)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سجدہ سات ا ء پ ہوگا، دونوں ہاتھوں' دونوں پ ؤں' دونوں ٹ ں اور پیش نی پ ،اور رفع یـ ین بیت اللہ کو دیکھتے وقت' اور صفا' مروہ پ ' وقوف عرفات کے وقت' اور مزدلفہ میں' اور رمی جمار کے وقت اور ۔ ز کے لئے اقامت کہہ دی جائے۔

تین روایت جن میں آپ ﷺ وصحابی رضی اللہ عنہ نے ز سکھائی اور رفع یـ ین نہیں کیا

(۹)......

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ـ

(بخاری ص۱۱۴ ج۱، :۸۲۸)

ترجمہ:......محمد بن ء نے بیان کیا کہ وہ چند صحابہ رضوان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ذکر نبی صلی اللہ کی ز کا تو ابو حمید ساعدی (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ: مجھے نبی کریم صلی اللہ کی ز (کی تفصیلات) تم . سے زیدہ دہیں، میں نے آپ کو دیکھا کہ . . تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک لے جاتے،. . رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح تھام یتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے، پھر. . سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ در ت ہو جاتے،. . سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ (زمین پ) اس طرح ر تے کہ نہ . لکل پھیلا ہوا ہوتا اور نہ سمٹا ہوا، پ ؤں کی ا ں یں قبلہ کی طرف ر تے . . دو رکعتوں کے بعد ن یتے تو . پ ن یتے اور دا یں کھڑا ر تے، اور . . آ ی مرتبہ ن یتے تو . پ ؤں کو آگے کر یتے اور دا کو کھڑا کر دیتے، پھر مقعد پ ن یتے۔

(تفہیم البخاری ص۳۵۱ ج۱)

(۱۰)......

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۔(مسند احمد ص ۳۴۳ ج ۵، :۲۲۹۰۶)

ت جمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا: اے اشعری قوم! جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں کو بھی جمع کرلو ی کہ میں تمہیں آپ ﷺ کی ز سکھادوں جو آپ ﷺ ہمیں مدینہ طیبہ میں پ ڑھای کرتے تھے، پس آپ نے وضو کیا اور انہیں دکھلای کہ کیسے وضو کیا جات ہے، آپ نے خوب اچھی طرح سے پ نی ا ءوضوت پہنچای، حتی کہ ب سایہ ظاہر ہوَ ی تو آپ نے کھڑے ہو کر اذان دی، امام سے قری ب ت مردوں نے صف ب ھی، ان کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے، پھر اقامت ہوئی اور آپ ز پ ڑھانے کے لئے آگے ب ڑھ گئے، آپ نے رفع ی ین کیا اور تکبیر (تحریمہ) کہی، پھر سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت دونوں کو آہستہ سے پ ڑھا، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور تین مرتبہ ''

''کہا، پھر'' ''کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں گئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھای، پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے، اس طرح پہلی رکعت میں آپ کی چھ تکبیریں ہو ، آپ نے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہی، پھر ز پوری کر کے اپنے قبیلے والوں کی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تکبیروں کو یاد کرلو، اور میرا رکوع وسجود دیکھ لو، کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو آپ ہمیں دن کے اس حصے میں پڑھایا کرتے تھے۔

(حدیث اور اہل حدیث ص۴۰۱)

(۱۱)......

)۔ ص۲۸٦ ج٦، باب نمبر:۱٦۰۱)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو قبلہ رو ہو جا، رفع یدین کر اور تکبیر تحریمہ کہہ اور قرأت کر جہاں سے کرنا چاہے، پھر جب تو رکوع میں جائے تو دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ اور انگلیاں کھلی رکھ اور (رکوع کی) تسبیح پڑھ، پھر جب رکوع سے سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کرلے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پہنچ جائے، پھر جب تو سجدہ میں جائے تو اپنی پیشانی زمین پر رکھ اور (سجدہ کی) تسبیح پڑھ، پھر جب تو سر اٹھائے تو تو اپنا سر سیدھا کرلے، پھر جب تو قعدہ کرے تو اپنی ایڑیوں کو سرین کے نیچے کرلے اور کمر کو سیدھا کرلے، یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کی پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جو مجھ سے ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (حدیث اور اہل حدیث ص۳۹۸)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حضرات خلفاء راشدین اور د صحابہ رضی اللہ عنہم کا ‍ ک رفع ی ین کر ‌
حضرات شیخین رضی اللہ عنہما بھی رفع ی ین نہیں کرتے تھے

(۱۲)......

لے

(دارقطنی ص ۲۹۵،

:۱۱۲۰)

لے......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......

ے

(ص ۲۰۷ ج ۱، ( )

(۲)......

ے

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۴۷ ج ۲، :۲۴۶۹)

(۳)......

ے

(طحاوی ص ۱۵۶ ج ۱،

:۱۳۲۹)

ان تمام روایت کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ز فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ز میں ای مرتبہ کے علاوہ رفع ی ین نہیں فرمای ۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، انہوں نے نماز کے شروع میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۳)......

ترجمہ:...... عاصم بن کلیب الجرمی (رحمہ اللہ) سے روایت ہے بیان کی' وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء میں سے تھے کہ: بیشک وہ تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کرتے جس سے نماز کا آغاز فرماتے، پھر نماز میں کسی بھی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔[1] (مؤطا امام محمد ص ۹۰، بیہقی ص ۸۹ ج ۲،

مؤطا امام محمد (مترجم، مکتبہ حسان) ص ۷۷،

(۱۰۹:

---

[1]......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، جن میں ہے کہ: آپ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے، مثلاً:

(۱)......

(طحاوی ص ۱۵۴ ج ۱،

(۱۳۲۰:

(۲)......

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۶ ج ۲، (۲۴۵۷:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی رفع ی ین نہیں کرتے تھے

(۱۴)......

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۶ ج ۲،

(۲۴۵۸:

ترجمہ:...... حضرت ا۔ اہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ز کے شروع میں رفع ی ین کیا کرتے تھے، پھر نہیں کرتے تھے۔[۱]

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ بھی رفع ی ین نہیں کرتے تھے

(۱۵)......

ترجمہ:...... نعیم المجمر اور ابو جعفر القاری رحمہما اللہ حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روای کرتے ہیں کہ: حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ رفع ی ین ز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے

---

[۱]...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، جن میں ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع ی ین نہیں کرتے تھے، مثلاً:

(۱)......

(طحاوی ص ۱۵۶ ج ۱،

(۱۳۲۸:

(۲)......

(مصنف عبدالرزاق ص ۷۱ ج ۲، (۲۵۳۳:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وقت کرتے تھے، اور ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے، اور فرماتے تھے کہ: میں رسول اللہ ﷺ کی ز کے ساتھ تم ۔ سے ز ی دہ مشابہت ر ہوں۔

(ص۲۱۵ ج۹۔ حد ی ث اور اہل حد ی ث ص۳۹۷)

(۱۶)......

۔(مؤطا امام محمد ص۹۰،   )

 جمہ:......امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے نعیم بن عبد اللہ المجمر اور ابو جعفر القاری رحمہما اللہ نے بتا ی کہ: حضرت ابو ہر ی ہ رضی اللہ عنہ ان کو ز پ ھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے، اور رفع ی ین ز کے شروع میں تکبیر تحر یمہ کے وقت کرتے تھے۔

(مؤطا امام محمد (مترجم، مکتبہ حسان، کراچی) ص۷۵،   :۱۰۴)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی رفع ی ین نہیں کرتے تھے

(۱۷)......

۔ ۱؎ (طحاوی ص۱۵۵ ج۱،

:۱۳۲۳)

۱؎......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، جن میں ہے کہ: آپ تکبیر تحر یمہ کے علاوہ رفع ی ین نہیں کرتے تھے، مثلاً:

(۱)......

۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۷ ج۱،   :۲۴۶۷)

(۲)......

۔(مؤطا امام محمد ص۹۳،   )

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے ز پڑھی، آپ ز میں تکبیر اولی کے علاوہ کسی وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۸)......

(ص۵۳)۔

جمہ:......محمد بن یحی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پہلو میں ز پڑھی، میں ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کرنے لگا، انہوں نے فرمایا: بھتیجے! میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تم ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کر رہے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ . . ز شروع کرتے تھے تو صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے، پھر آپ صلی اللہ نے ز سے فارغ ہونے رفع یدین نہیں کیا۔

حضرت علی و حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگرد بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۹)......

۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۶ ج۲،

:۲۴۶۱)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ت جمہ:......ابواسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے اصحاب صرف ز کے شروع میں رفع ی ین کیا کرتے تھے۔

(۲۰)......

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۶ ج ۲،

(۲۴۶۰:

ت جمہ:......حضرت ا. اہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے' وہ فرماتے تھے کہ: . . ز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو (پہلی مرتبہ تکبیر تحریمہ کے وقت) اٹھاؤ، پھر بقیہ وقتوں میں نہ اٹھاؤ۔

اکا. فقہاء وحضرات ت بعین رحمہم اللہ کا رفع ی ین نہ کر.

(۲۱)......''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں حضرت ابواسحاق سبیعی' امام شعبی' حضرت ا. اہیم نخعی' حضرت اسود بن ی ی' حضرت علقمہ' حضرت قیس بن حازم' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت خثیمہ رحمہم اللہ اجمعین کے متعلق منقول ہیں کہ: یہ . حضرات تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع ی ین نہیں کرتے تھے۔[۱]

---

[۱]......(۱)......

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۶ ج ۲، (۲۴۵۹:

(۲)......

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۶ ج ۲، (۲۴۶۳:

(۳)......

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۷ ج ۲، (۲۴۶۴:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

امام ت مذی رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کے . رے میں لکھا ہے کہ: وہ بھی رفع ی ین کے قائل نہیں تھے۔

(۲۲)......

ـ

(ت مذی ص۵۹ ج۱،   :۲۵۷)

ت ک رفع ی ین پ فقہاء کا اجماع

(۲۳)......

ـ

(طحاوی ص۱۵۶ ج۱،

:۱۳۳۲)

ت جمہ:......حضرت ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ہر َ ْ کسی فقیہ کو بھی پہلی تکبیر کے علاوہ رفع ی ین کرتے نہیں دیکھا۔

---

(۴)......

ـ

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ ج۲،   :۲۴۶۶)

(۵)......

ـ

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ ج۲،   :۲۴۶۸)

(۶)......

ـ

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۸ ج۲،   :۲۴۶۹)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حدیث :" "پ

مفید کلام

-

(مسلم شریف ص۱۸۱ ج۱،

:۴۳۰)

ترجمہ:......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس گھر سے باہر تشریف لائے تو فرمایا: کیا بات ہے تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ کے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں، زمیں سکون اختیار کرو۔

اس حدیث کی صحت میں تو کسی کو کلام نہیں، البتہ بعض حضرات نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ: اس حدیث میں سلام کے وقت اشارہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے، جیسا کہ "صحیح مسلم" ہی میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث ہے:

-

(مسلم شریف ص۱۸۱ ج۱،

:۴۳۱)

ترجمہ:......ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کہتے وقت دونوں جا ۔ ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم ہاتھوں سے اشارہ کس لئے کرتے ہو؟ جیسے وہ ۔ کے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہوں، تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہاتھ رانوں پ رکھے ہوئے دا ۔ اپنے بھائی کو سلام کیا کرو۔

ان دونوں حدیثوں میں چو ” ” کا فقرہ آ َ یہ ہے، غالبا اس سے ان حضرات کا ذہن اس طرف منتقل ہوَ یہ ہے کہ یہ دونوں حدیثیں ا ی ہی واقعہ سے متعلق ہیں، لیکن جو شخص ان دونوں حدیثوں کے سیاق پ غور کرے گا اسے یہ سمجھنے میں قطعاً دشواری نہیں ہوگی کہ یہ دونوں الگ الگ واقعہ سے متعلق ہیں، اوران دونوں کا مضمون ا ی دوسری سے یکسر مختلف ہے، چنانچہ:

(۱):......پہلی حد ی ث میں ہے کہ: ہم اپنی ز میں مشغول تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے، اوردوسری حد ی ث میں ز ۔ جما ت کا ذکر ہے۔

(۲):......پہلی حد ی ث میں ہے کہ: آپ ﷺ نے صحابہ کو ز میں رفع ی ین کرتے دیکھا اور اس پ نکیر فرمائی، اور دوسری حد ی ث میں ہے کہ سلام کے وقت دا ۔ اشارہ کرنے پ نکیر فرمائی۔

(۳):......پہلی حد ی ث میں ہے کہ: آپ ﷺ نے ز میں سکون اختیار کرنے کا حکم فرما ی اوردوسری حد ی ث میں ہے کہ: آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کا طر بتا ی۔

(۴):......اور دونوں حدیثیں الگ الگ سندوں سے مذکور ہیں۔ پہلی حد ی ث کے راوی دوسرے واقعہ کی طرف کوئی اشارہ نہیں کرتے، اوردوسری حد ی ث کے راوی پہلے واقعہ سے کوئی تعرض نہیں کرتے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اس لئے دونوں حدیثوں کو جن کا الگ الگ مخرج ہے، الگ الگ قصہ ہے، الگ الگ حکم ہے، ای ہی واقعہ سے متعلق کہہ کر دل کو تسلی دے ی کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

اور اَ بطور تنزل تسلیم بھی کر لیا جائے کہ دونوں حدیثوں کی شانِ ورود ای ہی ہے، ت بھی یہ مسلمہ اصول ہے کہ خاص واقعہ کا اعتبار نہیں ہوت، بلکہ الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوت ہے، . آنحضرت صلی اللہ نے رفع ی ین پ نکیر فرمائی ہے، اور اس کے بجائے ز میں سکون اختیار کرنے کا حکم فرما ی ہے تو اس سے ہر صا فہم یہ سمجھے گا کہ رفع ی ین سکون کے منافی ہے، اور آپ صلی اللہ نے اسے ت ک کرنے کا حکم فرما ی ہے۔

مز ی یہ کہ . بوقت سلام رفع ی ین کو سکون کے منافی سمجھا َ ی حالا وہ ز سے وج کی حا ت ہے تو ز کے عین وسط میں سکون کی ضرورت اس سے . رجہا . ڑھ کر ہوگی۔ (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص۱۰۲ ج۲)

ای اور چیز بھی قابل غور ہے کہ جو شخص تسلیم کے وقت رفع ی ین کرت ہو اس سے ،، ’’نہیں کہا جات جیسا کہ اس شخص کے حق میں جو سلام پھیرنے کے وقت میں دا اور . اپنے چہرہ کو پھیرت ہے یہ نہیں کہا جات:’’

’’کیو ز میں دا . کی طرف التفات ممنوع ہے، اور تشہد کے بعد جو عمل کیا جائے تو وہ وج من الصلوۃ کا عمل نہیں، اس کو فی الصلوۃ نہیں کہا جا سکتا، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ نے عند السلام رفع ای ی کی حدی ث میں ’’ ’’ نہیں فرما ی، بلکہ ’’ ’’اس شخص سے کہا جات ہے جو ز کے دوران رکوع و سجود وغیرہ کی حا ت میں رفع ی ین کرت ہو، اس بناء پ ’’ ’’ کا جملہ بتلات ہے کہ رفع ای ی تشہد میں نہ تھا، بلکہ ز کے ا رتھا۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حدیث میں صرف یہ اشتراک ہے کہ دونوں کے راوی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ہیں، تو کیا اس سے دونوں کا متحد ہونا لازم آتا ہے، جیسا کہ امام بخاری (رحمہ اللہ) اور ان کے ساتھ جو لوگ ہیں وہ اس اشتراک سے اتحاد سمجھ کر دونوں حدیثوں کو تشہد کی حالت پر محمول کرتے ہیں، حالانکہ اہل علم میں سے کسی نے بھی اتحاد راوی سے اتحاد مرویت پر استدلال نہیں کیا، اس لئے دونوں کو عندالسلام پر محمول نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ ظاہر حدیث کے خلاف ہے، اس لئے اس حدیث سے ترک رفع یدین کی افضلیت پر حنفیہ کا استدلال مذکور بالکل صحیح ہے، اس پر امام بخاری (رحمہ اللہ) کا اعتراض بے معقول ہے، واللہ اعلم۔

اچھا ہم تسلیم کرتے ہیں کہ واقعہ ایک ہے اور عندالسلام سے متعلق ہے، تو کیا خصوص مورد مستلزم ہے خصوص حکم کو، ہرگز نہیں، چنانچہ علی قاری (رحمہ اللہ) وغیرہ کہتے ہیں کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے، اور وہ قول نبی ''…'' ہے خصوص … کا اعتبار نہیں، اور وہ بحالت سلام اشارہ بالایدی ہے تو ''…'' سے نبی کریم ﷺ نے اس بات پر تنبیہ فرمائی ہے کہ مقصود اصلی نماز میں سکون ہے نہ کہ حرکت، لیکن جن حرکات کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی تو وہ مستثنیٰ ہیں، انہیں چھوڑ کر باقی اثناء صلوۃ میں سکون مطلوب شریعت ہے، اس پر قرآن و حدیث دلالت کرتی ہے، تو انکار عندالسلام ہاتھ اٹھانے پر اس لئے کیا ہے کہ بار بار ہاتھ اٹھانا مطلوب نہیں بلکہ سکون مقصود ہے، اس لئے یہ مسئلہ بھی یعنی دوران صلوۃ رفع یدین کا اس کے تحت میں آجائے گا۔ (شرح النسائی ص۳۱۲ ج۲)

تعجب ہے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے دونوں حدیثوں کو ایک ہی تسلیم کرنے پر زور دیا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:

حافظ زیلعی (رحمہ اللہ) نے ''نصب الرایہ'' میں امام بخاری (رحمہ اللہ) کے اس

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اعتراض کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اور فرمایا ہے کہ ابن القبطیہ کا طریق رفع الیدین عندالسلام سے متعلق ہے اور باقی طرق ہر قسم کے رفع یدین سے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جن طرق میں رفع الیدین عندالسلام کی تصریح نہیں ہے ان میں '' '' کا جملہ مروی ہے، جبکہ ابن القبطیہ کے طریق میں یہ جملہ موجود نہیں، جو اس بات کی دلیل ہے یہ حکم ز کے کسی درمیانی رفع یدین سے متعلق ہے، رفع یدین عندالسلام سے نہیں، کیو سلام کے وقت جو عمل کیا جائے وہ وج من الصلوۃ کا عمل ہے، اس کو ''فی الصلوۃ'' نہیں کہا جاسکتا۔

لیکن ا ف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے، کیو ابن القبطیہ کی روایت میں سلام کے وقت کی جو تصریح موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر کی یہ حدیث رفع عندالسلام ہی سے متعلق ہے، اور دونوں حدیثوں کو الگ الگ قرار دینا جبکہ دونوں کا راوی بھی ای ہے اور متن بھی قریب قریب ہے بعد سے خالی نہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ حدیث ای ہی ہے، اور رفع عند السلام سے متعلق ہے، ابن القبطیہ کا طریق مفصل ہے اور دوسرا طریق مختصر و مجمل، لہذا دوسرے طریق کو پہلے طریق ہی پر محمول کرنا چاہئے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس حدیث کو حنفیہ کے دلائل میں ذکر نہیں کیا۔

(درس ترمذی ص ۳۷ ج ۲)

[Website: DifaAhleSunnat.com]